الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندگان کی حضور انور کے ساتھ پریس کانفرنس

آج پروگرام کے مطابق پچھلے پہر میڈیا کے نمائندگان کے ساتھ ایک پریس کانفرنس تھی۔

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے تعلق رکھنے والے درج ذیل نمائندگان اور جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو کرنے کیلئے آئے ہوئے تھے:

☆Levi Donley, CTV News

☆Bryan Weismiller, Calgary Herald (Largest newspaper in Calgary)

☆Paul McEchran, Global TV News (did video recording)

☆Isaac, OMNI News (did video recording)

☆Lilly, CBC News (took photographs)

☆Ramanjit Sidhu, RED FM (did audio recording & photography)

☆Shan Ali, Express Urdu Newspaper (took photoes)

☆Rajesh Angral, Sab Rang Radio

❁...... **ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ حضور انور کیلگری میں امن کا پیغام لے کر آئے ہیں نیز شدت پسندی کی مذمت کی ہے۔ کیلگری میں رہنے والے اس پیغام پر کس طرح عمل شروع کر سکتے ہیں تا کہ وہ اپنے روزمرہ کے معمول میں آپ کے پیغام کو عملی جامہ پہنا سکیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ **العزیز نے** اس سوال کے **جواب میں فرمایا کہ:** میں صرف کیلگری میں امن کا پیغام لے کر نہیں آیا۔ بلکہ میرا یہ امن کا پیغام ہمیشہ اور ہر جگہ ہوتا ہے اور یہ صرف میرا ہی پیغام نہیں بلکہ ہر عقلمند شخص کا پیغام ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ میں دنیا میں جہاں بھی جاتا ہوں، یہ پیغام دیتا ہوں اور سمجھاتا ہوں۔

❁...... **ایک نمائندہ نے سوال کیا کہ حضور انور کا کیلگری تشریف لانے کا کوئی خاص مقصد ہے؟ آپ شہر کی میئر اور پولیس چیف کے ساتھ ملاقات بھی کر رہے ہیں۔ ان ملاقاتوں میں کن موضوعات پر بات ہوگی؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا کہ: جہاں بھی ہماری کمیونٹی رہتی ہے میں وہاں جاتا ہوں اور اپنی جماعتوں کو وزٹ کرتا ہوں۔ لوگوں کو ملتا ہوں۔ ان کے حالات دیکھتا ہوں۔ یہ میرے فرائض میں بھی شامل ہے۔ جماعت احمدیہ کا سربراہ ہونے کے لحاظ سے یہ بات میری ذمہ داری میں شامل ہے کہ جماعت کے ممبران کا روحانی معیار بڑھے۔ ان کے فرائض اور ذمہ داریاں ان کو بتاؤں، یہ وفادار شہری ہوں، قانون کی پابندی کرنے والے ہوں۔ امن کے ساتھ رہنے والے ہوں۔ ہمسائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے ہوں۔ یہ پیغام میں اپنے لوگوں کو دیتا ہوں۔

پھر ان سے مل کر ان کے مسائل دیکھتا ہوں اور پھر حل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں دنیا میں جہاں بھی احمدیہ کمیونٹی کے ممبران سے ملتا ہوں اور دوسرے لوگوں سے ملتا ہوں تو امن کا پیغام دیتا ہوں۔

❁...... **اس کے بعد ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ ساری دنیا میں امن کے قیام کے خواہاں ہیں۔ آپ اور آپ کی جماعت ساری دنیا میں اعلیٰ انسانی اقدار کو فروغ دینے کیلئے کام کر رہی ہے۔ جہاں پر بھی ہم جاتے ہیں احمدیوں کے بارے میں اچھا ہی سنتے ہیں اور کبھی کوئی بری بات نہیں سنی۔ لیکن میرے علم میں آیا ہے کہ پاکستان، بنگلہ دیش اور انڈونیشیا میں آپ کی جماعت پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اور انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ اس کے متعلق آپ کچھ کہنا پسند فرمائیں گے؟**

اس سوال کے **جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا** کہ پاکستان میں 1974ء میں قانون بنا تھا۔ کسی پولیٹیکل حکومت کی تاریخ میں پہلی بار دنیا میں ایسا قانون بنا کہ احمدیوں کو for the purpose of law and constitution غیر مسلم قرار دیا گیا کہ ہم اسلام میں داخل نہیں ہیں۔ جب کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں اور ہم سچے مسلمان ہیں۔ میں اپنے آپ کو جو سمجھتا ہوں، میرا حق ہے کہ اپنے آپ کو وہی کہوں، یہ حق تو کسی سے بھی چھینا نہیں جا سکتا۔

پھر 1984ء میں ضیاء الحق نے جماعت کے خلاف بعض سخت قوانین بنائے کہ مسلمانوں جیسا نام نہیں دے سکتے، مسلمانوں جیسا اظہار نہیں کر سکتے، مثلاً محمد، احمد، ابوبکر نام نہیں رکھ سکتے، اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کر سکتے۔ نماز ادا نہیں کر سکتے۔ اذان نہیں دے سکتے۔ اپنی مسجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ اسلامی اصطلاحات کا استعمال نہیں کر سکتے۔ اگر ان میں سے کوئی کام کرو گے تو تین سال جیل کی سزا ہوگی اور جرمانہ بھی ہوگا۔

ان سب وجوہات کی وجہ سے مجھ سے پہلے خلیفہ نے پاکستان سے ہجرت کی۔ کیونکہ اس قانون کی موجودگی میں وہ پاکستان میں اپنے فرائضِ منصبی نہیں بجا لا سکتے تھے۔ پاکستان میں جماعت کے خلاف یہ حالات پیدا کرنے اور یہ قوانین بنانے میں بعض آرگنائزیشنز شامل تھیں اور بعض کر رہے ہیں۔

اب جب لندن میں دہشت گردی کے واقعہ میں آرمی کا ایک سپاہی قتل ہوا ہے۔ یہ نہیں کہ اب ہم نے condemn کیا ہے، بلکہ ہم تو ہمیشہ سے ہی اس کی مذمت کر رہے ہیں اور امن کا پیغام دیتے ہیں اور دہشت گردی کے خلاف ہیں۔ ہم صرف اسلام کے دفاع کی کوشش نہیں کرتے بلکہ اسلام کی صحیح اور سچی تصویر ہمیشہ سامنے رکھتے ہیں۔

❁...... **ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اسلام کے نام پر دہشت گردی کے بہت سے واقعات ہو رہے ہیں۔ بوسٹن بمبنگ ہے اور برٹش سولجر کا قتل ہے۔ اس ضمن میں امن کے پیغام کے علاوہ اس قسم کے تشدد کو روکنے کیلئے مزید کیا کیا جا سکتا ہے؟**

اس سوال کے **جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا** کہ یہ بعض انتہا پسند گروپس ہیں۔ جب چاہیں معاشرہ کا امن تباہ کرتے ہیں۔ بوسٹن بمبنگ ہو یا لندن میں ملٹری کے سپاہی کا قتل ہو یا کینیڈا میں ٹرین اڑانے کا پلان ہو۔ ان انتہا پسندوں، دہشت گردوں کا یہ ایکشن غلط پیغام دیتا ہے اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات کے خلاف ہے۔ ان کا یہ ایکشن اسلام کی صحیح تصویر نہیں ہے۔ اسلام کی صحیح تصویر یہ ہے کہ تم بغیر کسی وجہ کے کسی کے خلاف ہاتھ نہ اٹھاؤ، خواہ وہ تمہارا مخالف ہی کیوں نہ ہو۔ اسلام کا پیغام تو یہ ہے کہ بغیر کسی وجہ سے ایک آدمی کا قتل کیا جانا تمام دنیا کا قتل ہے۔ اب اس تعلیم کے ہوتے ہوئے اسلام کس طرح یہ پیغام دے سکتا ہے کہ تم بغیر وجہ کے جس کو چاہو مار دو، جس کی چاہو زندگی لے لو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ **العزیز نے آخر پر فرمایا کہ** ہم اسلام کا سچا پیغام، امن کا، صلح و آشتی کا، محبت اور رواداری کا اور وطن سے وفاداری کا ہر جگہ پہنچا رہے ہیں اور ہر فورم پر یہ پیغام دے رہے ہیں اور یہ پیغام قرآنِ کریم کا ہے جو ہم پہنچا رہے ہیں۔ میں نے اس بارے میں اپنے تمام لیکچرز میں قرآنِ کریم کو quote کیا ہے اور امن کے قیام کے لئے قرآنِ کریم کے حوالہ سے بات کی ہے۔

یہ پریس کانفرنس پانچ بج کر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔